کیپٹن رینو نے جو ایک مخلص محب کو، حاکم تھا۔ جنرل سرائل کو درست اور صحیح حالات سے آگاہ کیا۔ سرائل نے اس کی قدر نہ کی۔ اور رینو کے مشوروں کو بھی ٹھکرا دیا۔

بلکہ

رینو کو گورنری سے معزول کر دیا گیا۔ اور اس کی جگہ کومنڈان ٹومی مارٹن بھیجا گیا۔ جس کی پالیسی یہ تھی کہ کاربیبہ کے لئے راستہ صاف کرے۔

دروز نے اس کا استقبال کیا اور کہا کہ ہم حکومت فرانس کے دشمن نہیں۔ بلکہ ایسے اشخاص کے دشمن ہیں جو دراصل حکومت سے غداری کرتے ہیں۔

ٹومی مارٹن کے زمانے میں ایک اور حماقت ہوئی۔ کاربیبہ کے لئے اس طرح راستہ صاف کرنے کا فیصلہ کیا کہ تمام اکابر کو گرفتار کیا جاوے۔ چنانچہ جنرل سرائل نے ایک دعوت کی۔ اور جس قدر رؤسا وہاں گئے سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔ اس سے بجا طور پر آگ لگ گئی۔ لوگوں میں جوش پھیل گیا۔ اس کو دبانے کے لئے ہوائی جہاز بھیجے گئے۔ ان میں ۱۶۶ آدمی تھے۔ جو دروزیوں نے سب قتل کر دیئے۔ صرف ۲ آدمی بچ گئے۔ ٹومی مارٹن لوگوں کو پکڑ پکڑ کر جیل میں بھرنے لگا۔

سلطان باوجود اس کے کہ سیاست سے الگ تھا اس کی گرفتاری کے لئے چار آدمی بھیجے گئے۔ سلطان نے ان اشخاص کو خود گرفتار کر لیا

ان مظالم سے تنگ آکر جبل دروز میں بغاوت کی چنگاری پھوٹ پڑی۔

پہلا حملہ | ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء کو بغاوت کا پہلا حملہ کرنز نامی گاؤں میں ہوا۔ ۱۹ فرانسیسی قتل ہوئے۔

حکومت نے انتظام کے لئے چار ہزار سپاہی بھیجا۔ سویدا پر مڈھ بھیڑ ہوئی۔ باغیوں نے دل کھول کر لڑائی کی۔ اگرچہ اپنے پچاس آدمی قتل کرا دیئے۔ مگر حکومت کی فوج میں اس قدر قتل عام کیا کہ فوج تتر بتر ہو گئی۔ اور لاکھوں روپیہ کا مال باغیوں کے قبضہ میں آگیا۔ جس میں توپیں اور اسلحہ بھی تھا۔

اس شکست نے

حکومت کو حیران کر دیا فرانس میں تاریں گئیں کہ شام میں بغاوت ہو گئی۔ جنرل گاملن کو فرانس سے قیادت کے لئے بھیجا گیا۔ اس نے پچاس دن تک جنگ کی تیاری کی۔ توپیں مشین گنیں۔ ہوائی جہاز۔ الغرض ہر قسم کا سامان جنگ مہیا کیا گیا۔ حکومت شدید انتقام لینے پر تل گئی۔ اور فوج لے کے چل پڑی۔ سیفرہ پر حکومت کی فوج اور باغیوں کی جنگ ہو گئی۔ دروزی بہادروں نے فیصلہ کیا کہ اگر زندہ رہیں گے تو عزت کی زندگی زندہ رہیں گے۔ ورنہ عزت کی موت مر جائیں گے۔ جنگ ہوئی اور خوب ہوئی۔ فرانسیسی فوج کا سات سو سپاہی کام آیا۔ اور دروزی بہادر

تین سو میدان جنگ میں عزت کی موت مر گیا

سویدا میں جنرل گاملن

سویدا جبل دروز کا قلب ہے۔ جنرل گاملن نے اس کا رخ کیا۔ مگر یہاں کسی نے اس کا مقابلہ نہ کیا۔ وہ شہر کے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ لیکن رات کی تاریکی میں سویدا کے گرد جو پانی کی نہر ہے وہ یکدم خشک کر دی گئی۔ اور شہر کو آگ لگا دی گئی۔ اور شہر کو تین طرف سے باغیوں نے گھیر لیا۔ اور گولیاں چلنے لگیں۔ اور بندوقوں کے منہ باتیں کرنے لگے۔ حکومت کی فوج گھبرا گئی۔ اور ایسی پراگندہ ہوئی۔ اپنا ایک ہزار آٹھ سو سپاہی گرفتار کرا لیا۔ اور جنرل گاملن کو راتوں ہی رات میں شہر خالی کرنا پڑا۔

عرمی میں جنگ

شکست خوردہ گاملن عرمی میں گیا۔ اور چھ گھنٹہ جنگ کرتا رہا۔ مگر یہاں بھی تین ہزار مجروح اور مقتول چھوڑ کر بھاگا۔ باغیوں نے اس جگہ مال غنیمت کے علاوہ ۲۱۵ آدمی حکومت کے گرفتار کر لئے۔

اس شکست نے حکومت کے غرور کو توڑ دیا۔ اس حالت کو دیکھ کر ملک میں باغیوں کے گروہ ادھر ادھر پھرنے لگے۔ حکومت کا وقار خاک میں مل گیا۔ وہ جگہ جگہ لوٹ مار کرنے لگے۔ حکومت نے دیہات میں یہ خیال کر کے کہ باغی دیہات میں پناہ گزیں ہوتے ہیں گولہ باری شروع کر دی۔

باغیوں کا دبدبہ اس قدر بڑھا کہ وہ دمشق تک پہنچ گئے حکومت نے اس وقت آخری خطرناک غلطی کی۔ اور دمشق پر جو صدیوں کا نہیں بلکہ ہزارہا سال سے پرانا شہر چلا آ رہا تھا وہاں بے دریغ طریق پر توپوں کے منہ کھول دیئے۔

بازاروں میں فوجی دمدمے بنائے گئے۔ دمشق کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ بے گناہ آدمی قتل کئے گئے اور عورتوں کی عصمت دریاں کی گئیں۔ اور حمل گرائے گئے۔ اس حماقت اور تشدد کا نتیجہ ہوا۔ کہ وہ لوگ جو اس بغاوت سے ہمدردی نہیں رکھتے تھے۔ وہ بھی تلواریں لے کر میدان جنگ میں کود پڑے۔ اور باغیوں سے مل گئے۔

حکومت کی بنیادیں کھوکھلی ہو کر ہل گئیں۔ تمام مہذب دنیا میں شور پڑ گیا۔ جنرل سرائل نے فرانس سے مزید فوج طلب کی۔ تب حکومت فرانس کے اخبارات نے ایک ہنگامہ خیز سلسلہ مضامین لکھنا شروع کیا۔ تب مدبرین فرانس کی آنکھیں کھلیں اور جنرل سرائل جو ناچ گھر میں بیٹھ کر ملک کے معززین سے ملنے سے انکار کرتا تھا اپنے منصب سامی سے معزول کیا گیا۔

اور حکومت نے از سر نو جدید عہد و پیمان ملک سے کئے۔ تب امن وامان قائم ہوا۔

یہ امور جو میں نے پیش کئے ہیں۔ ان کو پڑھنے والا آسانی سے غور کر سکتا ہے۔ کہ کس طرح فرانس کی سیادت اور وقار کو نقصان پہنچانے والے ثابت ہوئے۔

میں اس سلسلہ مضمون سے یہ بتلانا چاہتا تھا کہ شام آج جس آزادی کی طرف جا رہا ہے۔ اس آزادی کے لئے شامیوں کو کس قسم کی قربانیاں دینی پڑیں۔ اور کس قدر جدوجہد کے بعد انہوں نے صبح حریت کا منہ دیکھا ہے

اخبارات میں اس آزادی کے ساتھ مختلف اشخاص کے بادشاہ بنائے جانے کی پیشگوئیاں ہونے لگیں۔ مگر جس قوم نے اس قدر قربانیاں اس آزادی کے لئے دی ہیں۔ وہ قوم اب ہرگز اس امر کے لئے تیار نہیں ہو گی۔ کہ وہ کسی غیر شامی شخص کو اپنا بادشاہ یا رئیس جمہوریہ تسلیم کرے۔

اخبارات نے صاحب المعالی ڈاکٹر عبدالرحمن شاہ بندر کا نام بھی ریاست جمہوریت کے لئے لیا تھا۔ ڈاکٹر شاہ بندر ایک بےنظیر بہادر جرنیل ہے۔ اس بغاوت میں اس نے وہ کارہائے نمایاں دکھائے ہیں کہ الحکم کے کالم ان کو تفصیل سے بیان کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ وہ ایک بلند پایہ خاندان کا ممبر ہونے کے باوجود بدویانہ زندگی بسر کرنے والا حکومتوں کی نظر سے چھلاوہ کی طرح گم ہو جانے والا بہادر تھا۔ کالے کمبل کا بدویانہ جبہ۔ کالی اون کی عقالی۔ بدویانہ پیرہن پاؤں میں پھٹی چپلی سینکڑوں میل پیدل جنگلوں اور صحرا میں بھاگ جانے والا شخص ڈاکٹر شاہ بندر ہے۔ امریکہ کی یونیورسٹیوں کا اعلیٰ تعلیم یافتہ شعلہ وطنیت کا شعلہ زن۔ ملک فیصل اور سلطان پاشا اطرش کا بازو وہ سیاست اور تدبر کا مجسمہ ہے۔ ملک کے نوجوان اس کی آواز پر جان قربان کر دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ وہ شخص ہے جس نے سینکڑوں مرتبہ اپنی جان کو موت کے منہ ڈال دیا تا کہ ملک آزاد ہو سکے۔ اگر ایسا شخص شام کا رئیس جمہوریہ منتخب ہو۔ تو بےشک ملک کی خوش قسمتی میں کوئی شک نہیں۔ السیف شاہ بندر زبردست صاحب التعلیم و صاحب ہے۔ وہ مدبر بھی ہے اور جرنیل وہ ڈاکٹر بھی ہے اور لیکچرار بھی۔ اور اس کی رگوں میں خالص شامی خون دوڑ رہا ہے۔ میں اپنے ذاتی علم کی بنا پر کہتا ہوں کہ موجودہ شامیوں کو اس وقت حاضرہ میں ڈاکٹر شاہ بندر سے بہتر وطن پرست اور ذی علم آدمی شاید کم نظر آئے گا۔

محمود احمد عرفانی

میں کیوں کر احمدی ہوا

حضرت حافظ سخاوت حسین صاحب بریلوی کے حالات

(حافظ صاحب کی زبانِ قلم سے)

بریلی کی سنگلاخ زمین میں مسجد احمدیہ اور اس کے تاریخی حالات

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۱۴ نومبر ۳۶ء)

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند ❊ ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

نوجوانوں کی امنگیں

جب احباب اسی مٹی کے چبوترہ کے اوپر اور گھاس پھوس کے چھپر کے نیچے نماز پڑھنے لگے۔ تو پھر مسجد بنانے کے مشورے ہونے لگے۔ ان کا مطمحِ نظر بہت اونچا اور خیالات بہت بلند تھے۔ پانچ ہزار روپے یا کبھی اس سے زیادہ تخمینہ لگایا جاتا۔ کبھی سر بفلک مسجد بنانے کے خیالات چکر لگاتے۔ غرض ہر شخص اپنے خیال کے مطابق نقشہ تجویز کر کے پیش کرتا۔ پھر اس پر انجنیرنگ نقطۂ نگاہ سے بحث ہوتی۔ ان خیالی ڈھکوسلوں کی ہر روز کھچڑی پکتی اور رہ جاتی۔ میں نے ان سے کہا کہ تمہاری یہ امنگیں اور ترنگیں اور ریزولیوشنز جس وقت بار آور ہوں تو تمہارا کسی نے ہاتھ نہیں پکڑا۔ جس وقت چاہو بنا سکتے ہو۔ خدا تمہارے خیالات کی بلند پروازی سے بھی زیادہ وسعت دے۔ لیکن میں تو چراغ سحری اور قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں۔ میری تمنا اور آرزو یہی ہے کہ میں اس مسجد کا ڈھانچہ دیکھ لوں۔ میں اپنی بساط کے لائق کام شروع کرتا ہوں۔ جس وقت خدا تمہیں توفیق دے تم بنا لینا۔ یہ وقتی الفاظ نہ تھے بلکہ میرے دل میں اس کی ایک لگن لگی ہوئی تھی۔

بریلی کا علمی مرکز اور شب برات کی بدعات

وہ بلدۂ کفر گڑھ جس کو بریلی کہتے ہیں۔ گو آج مرورِ زمانہ کے ہاتھوں اپنی تمام شادابی کھو چکا ہے۔ تاہم اب بھی فنِ سیّابی کے ماہرین کی کمی نہیں۔ آپس میں بخج۔ بھکڑ بازی جوتی پیزار اور آئے دن تکفیر بازی کا بازار گرم رہتا ہے۔ علمی جگہ ہونے کی حیثیت سے بہت مشہور ہے۔ ایک طرف مدرسہ اہل سنت والجماعت (جو مولوی احمد رضا خاں صاحب کا مدرسہ کہلاتا ہے) دوسری طرف اشاعت العلوم اور مصباح العلوم (جو دیوبندی خیال کے مدارس ہیں) جس میں دور دور کے طلبار آکر پڑھتے اور مولوی بنتے۔ اس علمی مرکز اور مولویوں کی کثرت کے باوجود شب برات کی بدعات اس زور شور سے منائی جاتی ہیں شاید ہی کسی دوسری جگہ ہوں۔ آتشبازی سے بیسیوں بچے ضائع ہو جاتے یا ان کا کوئی اعضاء بیکار ہو جاتا۔ لیکن ان مولویوں کی مولویت کسی کام نہ آتی۔

مسجد کے چھپر پر خدنگا

رات کے وقت ایک خدنگا مسجد کے چھپر پر گرا۔ جس سے چھپر میں آگ لگ گئی۔ پڑوسی جو ہمارے مخالف بھی تھے خدا نے ان کے ہاتھ سے اس کو ٹھنڈا کرایا۔ جب انہوں نے آگ کے شعلے دیکھے تو انہیں اپنے گھروں کی فکر ہوئی۔ انہوں نے گھڑے اور بالٹیوں سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ جس سے وہ آگ بجھ گئی۔ جب میں نماز پڑھنے آیا تو دیکھا کہ چھپر کا کچھ حصہ جل گیا ہے۔ اور تمام مسجد میں پانی ہی پانی ہے مجھے یہ دیکھ کر سخت تکلیف ہوئی۔ اور خدا سے دعا کرنے لگا کہ یہ تو تیرا ہی گھر ہے۔ چھپر تو مخدوش ثابت ہوا۔ میں بہت نادار ہوں۔ تو ہی اس کو پختہ کرا دے۔

میری رقت

میں نے آج تک کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ لیکن خدا کے گھر کی حفاظت اور تکمیل کے لئے میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے بھائیوں کے پاس جاؤں اور ان سے مدد لوں۔ اس خیال کے آتے ہی میں اپنے ایک آسودہ حال بھائی کے پاس گیا۔ اور ان سے سب حال بیان کر کے امداد کا طالب ہوا۔ انہوں نے بمشکل ایک روپیہ دے کر کہا کہ ایک دن کی معمار کی مزدوری دے دینا۔ میں یہ نمونہ اخوت و ایثار دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ میں نے خدا کی نصرت اور اس کے روح القدس کی مدد کے لئے اپنی پر آب آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھا مجھے اس قدر تکلیف ہوئی کہ بیان کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ میں نے طوعاً و کرہاً وہ روپیہ لے کر ایک کاغذ میں لپیٹا۔ اور اس پر ان کا نام لکھ کر رکھ دیا۔ اور عہد کیا کہ آج سے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤں گا۔ لیکن مجھے اس کو قت کرب اور بے چینی نے سونے نہ دیا۔ کسی کروٹ چین نہ آئی۔ آخر میں اٹھ کر خدا کے حضور رکھ کا اور نہایت تضرع و زاری سے اس کے آگے گڑگڑایا۔ اور اس قدر آہ و زاری کی کہ میرا سجدہ گاہ بھی تر ہو گیا۔ میں نے خدا کو پکارا ؎

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں ❊ میری فریاد کو پہنچ میں ہو گیا زار و نزار

میری اہلیہ کی امداد

میری اہلیہ نے میری پریشانی کے سبب پوچھا۔ میں نے سب حال بتایا۔ سب حال سن کر اس نے مجھے ایک بٹوا دیا اور کہا۔ یہ میں نے اپنے گور کفن کے لئے رکھے تھے کہ مرنے کے بعد میرے بچوں کو تکلیف نہ ہو۔ اس کو لے جاؤ اور خرچ کرو۔ میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں مبلغ تیس ۳۰ روپے تھے۔ میں سجدہ شکر بجا لایا۔ میری بہوؤں اور بیٹیوں نے بھی حتی المقدور میری امداد کی۔

مخالفت اور ڈاکٹر محمد عمر صاحب کی کوشش

مسجد کو بابرکت اور تاریخی بننے کے لئے مخالفت ضروری تھی۔ شہر کے لوگوں نے عموماً اور پڑوسیوں نے خصوصاً بڑی مخالفت کی کہ حاکم وقت کے پاس تانتا باندھ دیا۔ اور اس کے خوب کان بھرے۔ اتفاق سے ڈاکٹر محمد عمر صاحب اس زمانہ میں بریلی تھے۔ انہوں نے انتہائی کوشش فرمائی اور چنگی کے افسر اعلیٰ سے مل کر نقشہ پاس کرا دیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے اس سلسلہ میں پچیس ۲۵ روپے بھی دیئے۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

کھرنجے کی فروخت

جب خدا تعالیٰ کو کوئی کام کرنا منظور ہوتا ہے۔ تو اس کے سامان خود پیدا کر دیتا ہے۔ ہمیں اینٹوں کی ضرورت تھی۔ اور ہماری مالی حالت بھی کمزور۔ اور کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اسی زمانہ میں ہسپتال روڈ کی فٹ پاری کا کھرنجہ اکھیڑ کر تیغہ لگایا گیا۔ ہم نے وہ کھرنجے کی اینٹیں جو کافی تعداد میں تھیں مبلغ تیس ۳۰ روپے میں خرید لیں کچھ عرصہ بعد پھر نیلام ہوا۔ وہ بھی خرید لیا گیا۔ خدا نے اس طریقہ سے اینٹوں کی مشکلات کو دور فرما دیا۔

لکڑ حاجی کی امداد

عزیزی حاجی عبد القدوس صاحب نے لکڑی اپنے جنگل سے منگا دی۔ کام شروع کر دیا گیا۔ پتھر کے ستون میرے پاس رکھے ہوئے تھے وہ لے آیا۔ میں نے اپنے لڑکے قمر احمد سلمہ جس کی دوکان پتھر کی تھی اس سے اس شرط پہ پتھر لے لیا۔ کہ وہ مسجد کی دوکان کرایہ پہ لے۔ اور اس کے کرایہ میں پتھر کی قیمت مجرا کرے۔ حالی مرحوم نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

چھپا دست ہمت میں زورِ قضا ہے ❊ مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ خدا نے غیب سے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ غرض چند دنوں میں ایک خوبصورت مسجد احمدیہ بن گئی۔ جس کی دو دکانیں۔ ایک حجرا۔ ایک غسل خانہ اور چھت پر کافی جگہ ہے جہاں مستورات نماز ادا کرتی ہیں۔ مسجد گو چھوٹی ہے مگر برلب سڑک شہر کے وسط میں نہایت خوبصورت اور خوشنما ہے۔ پتھر کے ستون پتھر کا فرش اور اس پر سبز رنگ کا پینٹ کچھ ایسا مرغوب اور دلکش ہے جو احباب کے دلوں کو باغ باغ کر دیتا ہے۔ اغیار جب دیکھتے ہیں تو ان کے کلیجے پر سانپ لوٹتا۔ وہ اپنی انگلیاں کاٹتے اور بریاں ہوتے ہیں۔

مسجد میں نلکہ

مسجد تو بن گئی لیکن پانی کی وجہ سے تکلیف تھی۔ ہمارے ایک بھائی نے مجھے ایک دن پانچ روپے دئیے کہ ان کو مسجد کے کسی کام میں لگا دینا۔ میں نے یہ کہہ کر کہ اب مسجد کا کام ختم ہو گیا ہے اب ضرورت نہیں واپس کر دئیے۔ کچھ دیر کے بعد مجھے نلکہ کا خیال آیا۔ تو میں نے اُن سے کہا کہ اگر آپ بجائے پانچ روپے کے دس روپے عنایت کریں تو ایک کام میں خرچ ہو سکتے ہیں۔ اُس نے فوراً دس روپے نکال کر دے دئیے۔ میرے پاس بھی جو رقم تھی وہ بھی اُن کے سامنے رکھ دی۔ اور کہا کچھ روپے صندوقچی میں ہوں گے سب ملا کر نلکہ لگ جائے گا۔ پانی کی بڑی دقت ہے۔ افسوس سب رقم ملا کر بھی پوری نہ ہوئی۔ میری تمنا تھی کہ چند روز بعد عید آنے والی ہے اس تقریب پر مسجد میں نلکہ لگ جائے۔ میرے خویش عزیز محمد یونس سلمہٗ نے اس سلسلہ میں مجھے پانچ روپے دئیے۔ غرض خدا تعالیٰ نے میری اس خواہش کو بھی پورا کر دیا۔ اور مسجد میں نلکہ لگ گیا۔ یہ مثل کیا ہی خوب ہے "خدا داری چہ غم داری"۔ میں نے صرف خدا سے مدد چاہی۔ اور اُسی سے تکیہ لگایا۔ خدا تعالیٰ نے میری تمام خواہشیں اپنے فضل و کرم سے پوری فرمائیں

بریلی ہاں اس بریلی میں جس میں ہمارے ایک بھائی کے بچے پانی کے لئے ترستے اور بلکتے تھے۔ اور وہ اینٹوں کی بارش کی وجہ سے ایام گرما میں بھی آب و ہوا سے محروم کر دئیے گئے تھے۔ اُسی بریلی میں مخالفوں کے باوجود چوٹی سے ایڑی تک کا زور لگانے کے سیدنا فضل عمر حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک عہد سعادت میں مسجد احمدیہ بنا دی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر میں مَیں خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں۔

خدایا! میں تو کرم خاکی اور انسانوں کی عار ہوں یہ صرف تیرا فضل و احسان ہے کہ اس سنگلاخ زمین میں مجھے مسجد بنانے کی توفیق دی۔

خدایا! تو دلوں کے بھید۔ اور قلوب کی حالت کو جاننے والا ہے۔ یہ مسجد میں نے کسی ظاہری نمود اور شہرت کے لئے نہیں بنائی۔ بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ دنیا تیری بادشاہت میں داخل ہو۔ تیرا جلال قائم ہو۔ تیرے دین کی اشاعت ہو۔ اور یہ مسجد اس کا ذریعہ بنے۔

خدایا! تو اسے آباد رکھ۔ اس میں نیک اور سعید روحیں بھیج۔ تاکہ وہ تیری حمد کریں۔

خدایا! میں یہ جانتا ہوں کہ یہ ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ یہ مٹی و چونا اور سرخی نقش۔ یہ کہگل اور رنگ و روغن اپنے اندر کوئی برکت نہیں رکھتے۔ سب پامال چیزیں ہیں۔ برکت تو تیرے ذکر میں ہے۔ اور تیرا ہی ذکر اس کو بابرکت بنا سکتا ہے۔

خدایا! نیک اور صالح اور پاک دلوں کو اپنی طرف کھینچ تا وہ اس زمانہ کے نبی احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء کو قبول کریں۔ اور اس مسجد میں آکر تیرے آگے سربسجود ہوں۔ اور تیرے ذکر کو بلند کریں۔ اس اس قدر آئیں کہ اس مسجد میں ٹھکانا نہ رہے۔ اور پھر وہ اس کو میرے خیالات سے بھی زیادہ وسیع کریں۔

اے خدا تو سب بات پر قادر ہے۔

از احسن اللہ صاحب شکدار بنگالی لورٹ

۱۹۲۸ء سے میں برما میں رہتا ہوں۔ ۱۹۲۹ء کے آخر یا ۱۹۳۰ء کے شروع میں ایک روز میں ایک مسجد کے برآمدے میں سو رہا تھا۔ رات کو خواب میں میں نے دیکھا۔ کہ دو شخص نہایت خوبصورت مسجد کی طرف آرہے ہیں۔ میں نے ان سے زیادہ خوبصورت شخص آجتک نہیں دیکھے۔ ان کی پوشاک سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ جو شخص آگے ہے وہ افسر ہے۔ اور دوسرا اس کا اسسٹنٹ ہے۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوئے۔ تو ایک شخص نے کہا کہ یہی آخری زمانہ کا پیغمبر ہے۔ ان الفاظ کو سن کر میں کھڑا ہو گیا۔ اور السلام علیکم کہا۔ اور مصافحہ کیا۔ مصافحے کے وقت اگلا آدمی کچھ مسکرایا تھا۔ میرا منہ مشرق کی طرف تھا۔ اور ان کا منہ مغرب کی طرف تھا۔ مصافحہ کے بعد اس شخص نے شمال مغرب کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے جونہی اس طرف دیکھا تو میری آنکھ کھل گئی۔ اب مجھے معلوم ہوا۔ کہ قادیان وہاں سے ٹھیک شمال مغرب کی طرف واقع ہے۔

خواب سے بیدار ہونے کے بعد میں نے سوچا۔ کہ اگلا آدمی تو کوئی پیغمبر ہے۔ مگر پچھلا آدمی کون ہے۔ اور شمال مغرب کی طرف اشارہ کرنے کے کیا معنی ہیں۔ میں نے کئی مولویوں سے اس کی تعبیر پوچھی۔ مگر کسی نے ٹھیک نہ بتائی۔

۱۹۳۲ء میں ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ملازم ہو کر ہسپتال میں آگئے۔ ڈاکٹر صاحب سے پہلے تو معمولی سی سلام کلام تھی۔ مگر پھر اس قدر دوستی ہو گئی تھی کہ ایک دوسرے کو دیکھے بغیر رہ نہیں سکتے تھے۔ ایک روز ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا کہ میں احمدی ہوں۔ میں نہیں جانتا تھا کہ احمدی کیا ہوتا ہے۔ صرف اتنا مجھے معلوم تھا کہ ایک فرقہ قادیانی ہے۔ جو قادیانی ہو گیا وہ کافر ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں قادیانی ہوں۔ مجھے یہ سُن کر بہت افسوس ہوا۔ کہ میرا دوست کافر ہو گیا ہے۔ مجھے ان کی باتیں زہر معلوم ہونے لگیں۔ مگر دوستی کی وجہ سے سننی پڑتی تھیں۔ مگر جب میں نے ان کے اخلاق دیکھے۔ تو مجھے تعجب ہوا کہ کافر کے تو ایسے اخلاق نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ تو آجکل مسلمانوں میں بھی نہیں پائے جاتے۔ اور اس طرح ان کے سچا ہونے کے متعلق مجھے کچھ شک ہو گیا۔

میں نے جب ڈاکٹر صاحب سے خواب کے متعلق ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں گے۔ مجھے یہ بات اور بھی بُری معلوم ہوئی مگر میں خاموش ہو گیا۔ بعض دفعہ ڈاکٹر صاحب مجھے احمدیت کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیتے۔ میں دوستی کی وجہ سے لے جاتا تھا مگر پڑھتا نہیں تھا۔ کیونکہ لوگ کہتے تھے کہ ان پر جادو ہو جائے گا۔ دو چار روز کے بعد وہ کتاب لا کر واپس کر دیتا تھا۔ کہ اچھی ہے۔ مگر پڑھتا نہیں تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد میں نے ایک کتاب پڑھی۔ جو غالباً ٹیچنگ آف اسلام (اسلامی اصول کی فلاسفی) تھی۔ اس کو پڑھنے کے بعد دوسری کتب کے پڑھنے کا بھی شوق پیدا ہوا۔ اس کے بعد احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور دعوت الامیر سے مجھے احمدیہ جماعت کے عقاید معلوم ہوئے۔ اور میں نے سوچا کہ اگرچہ یہ لوگ خراب ہیں۔ مگر ان کے عقاید بُرے نہیں ہیں۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ احمدیوں نے قرآن شریف میں تحریف کر دی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے دو لڑکے میرے پاس قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اور میں ان کو نمازیں بھی پڑھتے دیکھتا تھا۔ مگر مجھے تو کوئی فرق معلوم نہ ہوا۔

ایک دن ہم ہسپتال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ تم کو ایک چیز دکھاؤں۔ یہ کہہ کر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو لے آئے۔ جونہی میں نے وہ تصویر دیکھی معاً مجھے وہ خواب یاد آگیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو دوسرا آدمی تھا وہ یہی شخص تھا۔ مگر میں خاموش رہا۔ اور ڈاکٹر صاحب کو میں نے نہیں بتایا۔ مگر دل میں یہی ارادہ کر لیا کہ خود قادیان جا کر دیکھوں گا اگر یہ سلسلہ سچا ہوا تو بیعت کر لوں گا ورنہ نہیں۔ بس میں اسی ارادہ سے برما سے بنگال آیا۔ مگر کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے اور شیطان نے بہکایا کہ پھر دسمبر ۱۹۳۳ء میں واپس برما چلا گیا۔ اور اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔

۱۹۳۴ء کو جنوری یا فروری میں ایک اور خواب دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے آدمی جمع ہیں۔ اور بڑا شور ہو رہا ہے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ احمدیت کا ایک بہت بڑا دشمن رشید احمد گنگوہی سانپ کے ڈسنے سے مر گیا ہے۔ صبح اٹھ کر میں نے یہ خواب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب کو سنایا۔ مگر میں نے اس طرح سے کہا۔ کہ ڈاکٹر صاحب احمدیت کا ایک دشمن مر گیا۔ انہوں نے پوچھا کون سا۔ میں نے بتایا کہ رشید احمد گنگوہی سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہو گیا۔ انہوں نے کہا یہ تو بہت عرصے کی بات ہے۔

اب تعجب کی بات ہے کہ میں کسی اور صوبہ کا رہنے والا ہوں۔ اور رشید احمد گنگوہی کسی اور جگہ کا۔ میں نے اس کا کبھی نام تک نہیں سنا تھا۔ مگر رات کو یہ خواب دیکھا۔ اس سے احمدیت کی صداقت مجھے یقین ہو گیا۔

گو پہلے گاہے بگاہے میں ڈاکٹر صاحب سے مذاقاً کہا کرتا تھا۔ کہ میں قادیان جاؤں گا۔ ۱۹۳۵ء میں میرا کاروبار مدہم ہونا شروع ہوا اور مارچ ۱۹۳۶ء ۲۰ تاریخ کو بالکل بند ہو گیا۔ مجھے یہ خیال ہوا کہ صداقت کو چھپانے کی وجہ سے یہ عذاب آیا ہے۔ اور میں برما سے بذریعہ جہاز کلکتہ پہنچا کلکتہ سے قادیان تک کے حالات ناظرین الحکم نے پڑھ ہی لئے ہوں گے۔

(آگے دیکھیں صفحہ ۱۴ پر)

وصایا

نمبر ۶۶۴۳ - منکہ عبدالواحد خاں ولد محمد رمضان خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر قریباً ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن میرٹھ شہر ڈاکخانہ میرٹھ شہر نیز گر ضلع میرٹھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم : میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ للعہ روپیہ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ (۱/۱۰) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو - اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد عبدالواحد خان احمدی بقلم خود
۶۷ سٹاف کالج کوئٹہ بلوچستان ۱۵/۱۱/۳۶

گواہ شد - قاضی محمد رشید امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ ۱۵/۱۱/۳۶
گواہ شد - مختار احمد ایاز سکرٹری جماعت احمدیہ کوئٹہ
گواہ شد - عبداللہ خاں سکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ

نمبر ۶۶۵۸ - منکہ صلاح الدین ولد پیر اکبر علے صاحب قوم بودلہ پیشہ طالبعلمی عمر قریباً ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز پور شہر تحصیل فیروز پور ضلع فیروز پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں - جائیداد منقولہ نقد مبلغ -/۳۰۰ (تین صد) روپیہ ہے - اس وقت میرے کفیل میرے والدین ہیں میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا - میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں - تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا - فقط

العبد صلاح الدین موصی ۱۵/۱۱/۳۶
گواہ شد - محمد جمیل خاں محاسب جماعت احمدیہ فیروز پور شہر
گواہ شد - بندہ محمد حسن سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ فیروز پور شہر

نمبر ۶۶۵۹ - منکہ مریم صدیقہ زوجہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام قوم سید عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

تفصیل جائیداد :- (۱) مہر بذمہ خاوندم ایک ہزار روپیہ
(۲) زیورات تخمیناً چودہ سو روپیہ
(۳) ماہوار جیب خرچ للعہ روپیہ

میزان کل ڈھائی ہزار روپیہ

اس میں سے جو جائیداد میرے بعد رہے - یعنی مہر یا زیورات یا کوئی اور چیز جو میں چھوڑوں - اس کا ۱/۳ حصہ وصیت میں جائیگا - (یعنی ایک تہائی) اور جیب خرچ میں سے ۱/۱۰ یعنی موجودہ حالات میں عہ ماہوار دیا کرونگی

راقمہ مریم صدیقہ
گواہ شد محمد اسماعیل والد موصیہ
گواہ شد مرزا محمود احمد

نمبر ۶۶۴۶ منکہ فضل الکریم ولد ڈاکٹر امید علی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ کارکن تحریک جدید عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۰/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں - اس وقت میرا ماہوار الاؤنس للعہ روپے ہے جو مجھے تحریک جدید سے ملتا ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - میرے وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط

العبد فضل الکریم کلکتی بقلم خود ۲۶/۱۰/۳۶
گواہ شد مرزا محمد حیات کاتب پینٹر قادیان
گواہ شد الکاتب چراغ الدین مبلغ سرحد حال وارد قادیان

نمبر ۶۶۴۸ منکہ عطاء اللہ ظہور احمد ولد صوبیدار ملک فتح محمد قوم اعوان پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ڈاکخانہ دوالمیال ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۷۰ روپیہ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - فقط

العبد ملک عطاء اللہ ظہور احمد عفی عنہ
سٹور مین فیروز پور آرسنل ۱۱/۱۱/۳۶
گواہ شد ملک عزیز احمد عفی اللہ پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروز پور چھاؤنی
گواہ شد خواجہ مسعود احمد بی اے - ایم - ای - ایس فیروز پور چھاؤنی

نمبر ۶۶۴۹ منکہ بشیر احمد ولد خانصاحب محمد عبداللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں - اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۶۱ روپیہ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ (دسویں) حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ (دسویں) حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط

العبد بشیر احمد ایم اے - کلرک دفتر اے جی جی بلوچستان کوئٹہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۳۶ء
گواہ شد - قاضی محمد رشید موصی (۱۵۳۵) امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ
گواہ شد مختار احمد ایاز سکرٹری جماعت احمدیہ کوئٹہ
گواہ شد عبداللہ خان سکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ

نمبر ۶۶۵۰

منکہ خدیجہ بیگم زوجہ محمد شریف صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال کمپالہ ڈاکخانہ کمپالہ بکس ۲۹۴ یوگنڈا امشرقی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے -

۱- زیور طلائی نو تولہ اندازاً قیمتی تین سو روپیہ -
۲- مہر پانچ سو روپیہ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے
میزان کل آٹھ سو روپیہ -/۸۰۰ روپیہ

میں اس کل جائیداد قیمتی آٹھ سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اور یہ بھی لکھدیتی ہوں - کہ اگر حصہ موعودہ میں سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں - تو وہ حصہ موعودہ یعنی وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی - میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں - کہ بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - والسلام

العبد نشان انگوٹھا خدیجہ بیگم موصیہ
گواہ شد محمد شریف خاوند موصیہ پوسٹ بکس ۲۹۴ کمپالہ ۲۷/۹/۳۶
گواہ شد مبارک احمد احمدی عفی عنہ مبلغ سلسلہ احمدیہ حال وارد کمپالہ ۲۷/۹/۳۶

نمبر ۶۶۵۷

منکہ عنایت بیگم بنت مرزا احمد بیگ صاحب مرحوم ذات مغل عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں - تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی

اس وقت میری موجودہ جائیداد مہر مبلغ چار صد روپیہ مرزا محمد حسین میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے - جوڑی - کڑے - ٹونٹی - بٹن - ٹیکہ - چمکلی - تقریباً -/۵۰۰ روپیہ کا زیور ہوتا ہے - جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر میری جائیداد اس سے بڑھ جائے - تو اس حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد عنایت بیگم زوجہ مرزا محمد حسین احمدی نشان انگوٹھا
گواہ شد - مرزا محمد حسین خاوند موصیہ دار الرحمت قادیان ۱۰/۱۱/۳۶

143

نمبر ۴۶۵۴

منکہ ستارہ بیگم زوجہ چودھری محمد منصف خان احمدی قوم پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سڑوعہ ڈاکخانہ خاص سڑوعہ ضلع ہوشیارپور صوبہ پنجاب تحصیل گڑھشنکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں اپنی جائیداد کے فی الحال ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب ہے۔

۲۔ زیور طلائی دو تولہ جس کی قیمت مبلغ ستتر روپیہ ہے کل میزان ۱۰۷۰/- روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن عالیہ احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو یا آئندہ ثابت یا حاصل ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن عالیہ احمدیہ قادیان ہوگی۔ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۳۶ء

العبد ستارہ بیگم موصیہ

گواہ شد۔ چودھری محمد منصف خان احمدی خاوند موصیہ حال اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سانپلہ ضلع رہتک

گواہ شد۔ چودھری عبدالرحمن خان احمدی ولد چودھری قلندر بخش صاحب مرحوم احمدی سڑوعہ حال ملازم پولیس رہتک

نمبر ۴۶۵۰

منکہ مسعود احمد ولد ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ ڈاکخانہ سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی جس پر میرا گذارہ ہے۔ مبلغ ۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد بھی ثابت ہو سکے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد خواجہ مسعود احمد بی اے۔ کلرک ایم ای ایس فیروزپور چھاؤنی

گواہ شد۔ ملک عزیز احمد عفی عنہ پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروزپور چھاؤنی

گواہ شد۔ ملک عطاء اللہ ظہور احمد عفی عنہ سٹور مین فیروزپور آرسنل ۵/۱۱

گواہ شد۔ مولوی محمد اسحاق احمدی موضع کمیر پیڑ تحصیل قصور حال وارد فیروزپور چھاؤنی بقلم خود

نمبر ۴۶۶۳

منکہ حسن اختر بانو زوجہ خان بہادر ابوالہاشم خان صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۱۰ء ساکن ڈھاکہ تحصیل ڈھاکہ ضلع ڈھاکہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ حسب ذیل موجود ہے

۱۔ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند خان بہادر ابوالہاشم خان صاحب کے ذمہ ہے۔

۲۔ زیور کا چھ تولہ سونا جس کی قیمت اس قریباً دو سو روپیہ اندازاً ہوگی۔

۳۔ اس وقت سولہ ۱۶/- روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے سوا میری کوئی اور آمدنی نہیں۔

۴۔ اسی سولہ روپیہ جیب خرچ میں سے تازیست ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہونگی۔

۵۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۶۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط

العبد حسن اختر بانو بقلم خود ۱۲.۱۱.۳۶

گواہ شد ابوالہاشم خان چودھری خاوند موصیہ

گواہ شد عبدالرحمن خان ۱۲.۱۱.۳۶

گواہ شد سید اعجاز احمد مولوی فاضل

نمبر ۴۶۶۱

منکہ زبیدہ خاتون بنت شیخ محمد حسین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جالندھر ڈاکخانہ ملتان ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

۲۔ زیورات کی تفصیل یہ ہے۔

چوڑیاں طلائی ایک جوڑہ۔ کانٹے طلائی دو عدد۔ کلپ طلائی دو عدد انگوٹھی طلائی ۳ عدد۔ بٹن طلائی معہ زنجیری طلائی ۴ عدد کی قیمت قریباً تین صد روپیہ۔

۳۔ نقد مبلغ اڑھائی صد روپیہ۔ بصورت نقد کل جائیداد ساڑھے پندرہ سو روپیہ ۱۵۵۰/- مبلغ پانچ روپیہ ماہوار آمد۔

۴۔ میرے مرنے کے وقت علاوہ مندرجہ بالا جائیداد کے اگر کوئی اور جائیداد بھی ہو۔ تو وہ بھی میری اس وصیت میں شامل ہوگی

۵۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد کے ۱/۷ (ساتواں) حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۶۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ٥

العبد۔ زبیدہ خاتون

گواہ شد بشیر محمد مجوکا خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ محمد حسین والد موصیہ (بقلم خود)

نمبر ۴۶۴۷

منکہ عبدالرحمن یحیٰ ولد مولوی محمد تقی صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنور ڈاکخانہ سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد ایک مکان خام اندازاً ۸۰ روپیہ (رقبہ ۱/۲ ۱۱ مربع گز) واقع محلہ قبوال سنور ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت [illegible] ہے [illegible] ۴۴ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ [illegible] علاوہ اگر کوئی جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ لہذا یہ چند حروف بطور آخری وصیت تحریر ہیں تاکہ سند رہے۔ فقط

مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء

العبد۔ عبدالرحمن یحیٰ ولد مولوی محمد تقی صاحب احمدی سنور ریاست پٹیالہ حال کلرک محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد۔ چودھری فتح محمد سیال (ایم اے) کیمپ محمود آباد جے سندھ

گواہ شد۔ گل محمد مینیجر محمود آباد سندھ

نمبر ۴۵۸۰

منکہ ملک صلاح الدین خان ولد مولوی نیاز محمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ تبلیغ عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں صرف ۲۵/- روپے ماہوار آمدنی ہے۔ جس کے عشر کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے عشر کی بھی صدر انجمن مذکور مالک ہوگی۔ اگر کوئی رقم صدر انجمن میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس کو منہا سمجھا جائیگا۔

العبد ملک صلاح الدین۔ ایچ اے۔ ایم اے دار الفضل قادیان

گواہ شد محمد صادق عفی عنہ۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم نیر

نمبر ۴۵۱۲

منکہ سید محمد شریف ولد سید حسن شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر تخمیناً چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے:-

۱۔ ایک مکان پختہ واقع شہر سیالکوٹ محلہ سید منزل قیمتی تخمیناً ۴۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس مکان کے حسب ذیل وارث ہیں۔ میں اور میرے بھائی صاحب مرحوم سید

انعام اللہ شاہ صاحب سکھ ہوئی بیچے۔ اور میری والدہ ماجدہ صاحبہ مسماۃ عائشہ بیوی صاحبہ ہیں۔ بروئے شریعت جو میرا حصہ اس مکان میں ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے فوت ہونے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

۲۔ اراضی واقع موضع ہی موسیٰ خاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ واقع چاہ موسومہ میر صاحب والا تخمیناً ۲۳ یا ۲۴ گھماؤں ہے۔ قیمتی ۲۵ صد روپیہ۔ اس کے وارث بھی مطابق نمبر ۱ کے حصہ دار ہیں۔ برے شریعت جو حصہ میرا اس اراضی میں ہے۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں صدر انجمن [illegible]

۳۔ سفید زمین واقع چک خلیل تحصیل و ضلع گو[illegible] تخمینا ۵ مرلہ قیمتی تخمیناً ۵۰ روپیہ ہے [illegible] وارث نمبر اول و دوم کے مطابق [illegible] اس کے بھی میرے حصہ کی زمین کے [دسویں] حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۴۔ علاوہ ازیں میرا گذارہ ماہوار تنخواہ ملازمت میونسپل کمیٹی شہر سیالکوٹ مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار تنخواہ کا دسواں حصہ ماہ بماہ بلا منہائی پراویڈنٹ فنڈ ادا کرتا رہونگا۔ میرے فوت ہو جانے پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم بابت حصہ جائیداد اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کردوں۔ تو وہ رقم میرے حصہ جائیداد سے منہا کی جاوے۔ ۸ ۳/۳۶

العبد سید محمد شریف ولد سید حسین شاہ صاحب مرحوم سکنہ شہر سیالکوٹ

گواہ شد۔ فضل احمد ولد نواب خاں قوم جٹ باجوہ ساکن لونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حالوارد شہر سیالکوٹ سکرٹری وصایا شہر سیالکوٹ

گواہ شد۔ احمد الدین ولد میاں عید اقوم بٹ سکنہ شہر سیالکوٹ محافظ دفتر انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ

نمبر ۴۶۲۷

منکہ سید ضیاء الحق ولد سید ظہور الحق صاحب مرحوم قوم مسلمان احمدی پیشہ گورنمنٹ پنشنر دلا خواجدار عمر ساٹھ سال ایک ماہ آٹھ دن تاریخ بیعت قریباً ۱۹۰۱ء ساکن جیرام پور پرگنہ سونگڑہ تحصیل سب ڈویژن ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

بعد وضع انکم ٹیکس میری اپنی پنشن مبلغ دو سو چار روپیہ پندرہ آنہ کا دسواں حصہ مبلغ بیس روپیہ آٹھ آنہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہر مہینہ ادا کرتا رہونگا۔ اور میری جائیداد گیارہ ایکڑ اراضی جسکی قیمت معہ ایک مکان واقع شہر کٹک تخمیناً دو ہزار روپیہ ہوگا۔ اس کا دسواں حصہ مبلغ دو سو روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا کرنیکی کوشش کرونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں یہ رقم ادا نہ کرسکا۔ تو میری جائیداد متروکہ سے میرے ورثاء ادا کردینگے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا حق ہوگا۔ کہ میری جائیداد متروکہ سے مبلغ دو صد روپیہ مذکور الصدر ادا کرلیگا۔ یا اسی قدر کی جائیداد پر قابض ہو جائیگا۔ اور میرے ورثاء اس میں ہرگز مزاحم نہ ہونگے۔ اگر وہ مزاحم ہوں۔ تو قانوناً یہ مزاحمت مسترد ہونے کے لائق ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ میں اور میرے ورثاء اس وصیت پر کاربند ہونگے۔ وباللہ التوفیق۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

العبد [illegible]

گواہ شد۔ [illegible] عبد السلام مقام کوسبی سونگڑہ کٹک

گواہ شد۔ سید محی الدین احمد احمدی سکنہ محی الدین پور سونگڑہ

نمبر ۴۵۷۳

منکہ احمدہ بیگم زوجہ چودھری بشیر احمد صاحب قوم جٹ گورایہ پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چھور کالیاں ڈاکخانہ ظفروال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اول۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

منقولہ: سہ جوڑی کانٹے قیمتی مبلغ بیس روپیہ
ایک عدد ہنسلی قیمتی مبلغ پچھتر ۷۵ روپیہ
چھ عدد چوڑی قیمتی مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ

کل میزان مبلغ ۲۴۵ روپیہ۔

میں اپنا حق مہر اس وصیت سے پہلے ہی وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں۔

غیر منقولہ: اراضی تعدادی تین ۳ ایکڑ واقع موضع کوٹلی کورڈمانہ تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ از قسم نہری و بارانی قیمتی اندازاً مبلغ پانچہزار روپیہ۔ اراضی تعدادی آٹھ کنال برائے تعمیر مکان واقع محلہ دارالانوار قادیان قیمتی مبلغ تین ہزار روپیہ کل میزان مبلغ آٹھ ہزار روپیہ۔ میزان معہ منقولہ مبلغ ۸۲۴۵ روپیہ۔

دوئم:۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں کہ میرے مرنے پر اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر زر وصیت میں سے کوئی حصہ میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو وہ میری وصیت میں سے منہا کیا جاویگا۔ میری ذاتی آمدنی اس وقت کوئی نہیں۔ لیکن اگر بعد میں بھی کوئی آمدنی ہوگی۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی لہذا یہ وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھ دیا ہے کہ سند رہے۔

العبد۔ احمدہ بیگم بقلم خود۔ زوجہ چودھری بشیر احمد صاحب سب جج ہوشیارپور

گواہ شد۔ اسد اللہ خاں بقلم خود بیرسٹر ایٹ لا۔ ٹمپل روڈ لاہور ۱۵ ۳/۳۶

گواہ شد بشیر احمد سب جج ہوشیارپور خاوند موصیہ ۱۵ ۳/۳۶

(بقیہ صفحہ ۵)

تیسرا خواب ضلع کرنال کی حدود میں آیا تھا۔ وہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں بہشتی مقبرہ کی زیارت کے لئے گیا ہوں۔ ایک شخص مجھے بتا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مزار ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا مزار یہ ہے۔ میں نے خواب میں ہی زیارت کی قادیان آنے پر جب میں بہشتی مقبرہ گیا تو ہو بہو خواب کے مطابق نقشہ پایا۔ [illegible] ایک خواب دیکھا۔ وہ یہ تھا کہ ایک جگہ ایک شخص پانی پلا رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس جگہ موجود ہیں۔ اس نے حضرت صاحب کو پانی پلایا اور پھر مجھے پینے کے لئے کہا۔ تو میں نے جواب دیا۔ کہ یہ بزرگ ہیں اور اس پانی کے لائق ہیں۔ میں ابھی اس پانی کے پینے کے لائق نہیں تھا میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ چونکہ ابھی تک میں نے بیعت نہیں کی۔ اس لئے میں اس پانی کے لائق نہیں۔ گویا احمدی ہی اس پانی کو پی سکتے ہیں۔

برما میں پہلے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا تھا۔ اب مجھے اس کی سمجھ آئی ہے۔ کہ اس مقام سے جہاں میں اس رات کو تھا قادیان ٹھیک شمال مغربی کونے پر ہے۔

قادیان پہنچ کر میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوا۔ اب میرا ارادہ ہے کہ چند روز کے بعد میں برما واپس جاؤں۔ اور اڑھائی ہزار ۲۵۰۰ میل کا سفر طے کرکے میں نے جو نور اور ہدایت حاصل کی وہ دوسروں کو بھی پہنچاؤں۔

پہلے میں نے ڈاکٹر محمد صدیق صاحب کو نہیں بتایا تھا۔ اب جب میں نے ان کو خط لکھا تو انہوں نے بتایا۔ کہ مجھے بھی خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا کسی اور بزرگ نے کہا تھا۔ کہ ان کو خوب اچھی طرح تبلیغ کرو۔ اسی واسطے میں نے آپ کو پورے جوش سے تبلیغ کی اور حجت پوری کردی۔ ڈاکٹر صاحب کا خط چونکہ اردو میں تھا۔ میں نے وہ سلطان برادرس کے مینجر نور محمد صاحب سے پڑھوایا۔ تاکہ وہ بھی گواہ ہو جائیں۔

غیر احمدی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعود پنجاب میں کیوں مبعوث ہوئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے ہندوستان کے تقریباً ۹ صوبوں کی سیر کی ہے ۱۹۲۷ میں دو ماہ تک میں آسام میں رہا۔ برما اور آسام غیر تہذیب یافتہ صوبے گنے جاتے ہیں۔ مگر ان کے اخلاق کا یہ حال ہے کہ اگر آپ کسی آسامی سے پانی مانگیں گے۔ تو وہ پہلے آپ کو کچھ نہ کچھ ضرور کھلائیں گے۔ پھر پانی دیں گے۔ مگر پنجاب کا یہ حال ہے کہ مسلمان کو مسلمان پانی پلانے کا روادار نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اسی وجہ سے تیرھویں صدی میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور چودھویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پنجاب میں مبعوث ہوئے۔

نوٹ:۔ بنگال سے پنجاب تک راستے میں ۵ صوبے ۱۲۵ اضلاع ایک فر[انسیسی] (فرانس کا مقبوضہ علاقہ) اور چار ریاستیں طے کرنی پڑتی ہیں

آخر میں میں تمام احمدی احباب سے درخواست دعا کرتا ہوں کہ وہ دعا فرماویں کہ مولا کریم مجھے احمدیت پر استقامت بخشے۔ اور مجھے اس کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار احسن اللہ شکدار

نمبر ۴۶۷۲

منکہ محمد خورشید ولد شیخ امیر بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر بیالیس سال۔ تاریخ بیعت سال ۱۹۱۱ء ساکن موضع بازید چک۔ ڈاکخانہ فیض اللہ چک۔ تحصیل گورداسپور ضلع گورداسپور حال بنگلہ نائی والہ ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ اراضی واقعہ موضع بازید چک ضلع گورداسپور تخمیناً پندرہ گھماؤں ہے۔ جس کے ۱/۲ حصہ کا مالک میں ہوں۔

۲۔ اراضی واقع چک ۹۲/۴R ضلع منٹگمری دو مربعہ جات ہے جس کے ۱/۲ حصہ کا مالک میں ہوں۔

۳۔ مکان پختہ واقعہ محلہ ککے زئیاں شہر منٹگمری جس کی قیمت تخمیناً تین ہزار چھ سو روپیہ ہے۔

۴۔ مکان پختہ کوچہ چوہدری سردار علی ای۔ اے۔ سی شہر منٹگمری میرے پاس تین ہزار چھ سو روپیہ میں رہن ہے۔

۵۔ ہر دو مکانات مندرجہ فقرہ ۳، ۴ پر میرے مبلغ چار ہزار روپیہ قرضہ میرے ذمہ ہے۔

لہٰذا بعد وضع قرضہ چار ہزار روپیہ اپنی جملہ جائیداد غیر منقولہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ جائیداد وغیرہ منقولہ کے میری حسب ذیل آمدنی ہے۔

۱۔ تنخواہ ماہواری بعد وضع کرایہ مکان سرکاری مبلغ یکصد بیس روپیہ ہے۔

۲۔ کرایہ مکانات بعد وضع مرمت سالانہ تخمیناً تینتیس روپیہ ہے۔

۳۔ آمد پیداوار اراضی تخمیناً چوبیس روپیہ ششماہی ہے۔

میں اپنی آمد ماہواری مندرجہ بالا سے ۱/۱۰ حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری جائیداد غیر منقولہ کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بابت حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو اس کو منہا کر دیا جائے گا

العبد:۔ محمد خورشید اوورسیر بنگلہ نائی والہ ضلع منٹگمری۔
گواہ شد:۔ محمد رحیم الدین احمدی بقلم خود ۵/۱۲/۳۶
گواہ شد:۔ محمد شریف ٹھیکیدار بٹہ حال قادیان بقلم خود۔

نمبر ۴۶۶۵

منکہ سردار بیگم زوجہ بابو محمد صادق صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ صرف پانچ صد روپیہ حق مہر ہے جو کہ بصورت نقد میرے نام پر سیونگ بنک ڈاکخانہ میں جمع ہے۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت جو کہ مبلغ یک صد روپیہ ہوتا ہے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر مجھے مزید جائیداد آئندہ حاصل ہو یا ثابت ہو تو اس ترکہ کے بھی پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ فقط

العبد:۔ سردار بیگم بقلم خود۔
گواہ شد:۔ محمد صادق خاوند موصیہ بقلم خود۔ سٹور کیپر ملٹری انجینئرنگ سروس سیالکوٹ چھاؤنی۔
گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد دین سیکرٹری تعلیم و تربیت سیالکوٹ۔

نمبر ۴۳۰۴

منکہ محمد دین ولد میاں بڈھا قوم برکٹ گوجر پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن پڑتالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بھمبر ضلع میرپور ریاست جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ مکان پختہ یک منزل قیمتی چار ہزار روپیہ۔ اراضی مشترکہ برادران جس میں میرے حصہ کی قیمت پانچ سو روپیہ ہوگی۔ الا مظہر کا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ ۶۷ روپے ۸ آنے ماہوار ہے۔ میں تا زندگی اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا ۱/۵/۳۱

العبد:۔ محمد الدین ولد میاں بڈھا قوم برکٹ گوجر سکنہ پڑتالہ تحصیل بھمبر۔ ضلع میرپور ریاست جموں۔
گواہ شد:۔ مستری عبداللطیف ولد محمد الدین تخل سکنہ جموں۔
گواہ شد:۔ فیروز الدین ولد میاں کرم الدین صاحب ٹھکر کوٹھی ضلع میرپور علاقہ جموں۔

نمبر ۴۶۶۶

منکہ منصورہ بیگم بنت نواب محمد علی خانصاحب۔ زوجہ نواب ناصر احمد صاحب قوم افغان شروانی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیور نقرئی و طلائی اندازاً قیمت خرید دس ہزار روپیہ ہے اور مہر ایک ہزار روپیہ ہے جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جائیداد غیر منقولہ اس وقت میری کوئی نہیں۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ ۲۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

العبد:۔ منصورہ بیگم۔
گواہ شد:۔ محمد علی خاں۔
گواہ شد:۔ محمد احمد خاں۔

نمبر ۴۶۶۷

منکہ امۃ الحمید بیگم صاحب بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب زوجہ خاں محمد احمد خاں صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور نقرئی و طلائی چار ہزار روپیہ اور مہر پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جائیداد غیر منقولہ اس وقت میری کوئی نہیں۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر میری اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکورہ مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ ۲۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں میں اس کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

العبد:۔ امۃ الحمید
گواہ شد:۔ محمد علی خاں۔
گواہ شد:۔ محمد احمد خاں۔

نمبر ۴۶۶۸

منکہ محمد احمد خاں ولد خاں محمد علی خانصاحب قوم افغان شروانی پیشہ زمینداری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی ذاتی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد سو روپیہ ماہوار ہے۔ جو مجھے میرے والدین کی طرف سے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو بھی میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور مالک ہوگی العبد۔ محمد احمد خاں۔ گواہ شد محمد علی خاں رئیس مالیرکوٹلہ گواہ شد۔ محمد نذیر خاں۔

١٤٧٧

نمبر ۴۶۶۹

منکہ قریشی محمد صادق شبنم ولد معراج الاسلام صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ برس۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس وقت نہیں رکھتا جب کوئی ایسی جائیداد میری بنے گی میں اس کی اطلاع انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو بمعہ تفصیل وصیت متعلق ایسی جائیداد کے دوں گا۔ اس وقت میں نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعہدہ محتسب ملازم ہوں اور مبلغ پچیس ۲۵ روپے نصف جن کے بارہ روپے آٹھ آنے ہوتے ہیں۔ بطور الاؤنس کے مجھے ملتے ہیں۔ لہذا میں اس آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میری آمدنی میں ترقی ہوئی تو میں اس کی اطلاع انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو بمعہ وصیت متعلق ایسی مزید آمدن کے دوں گا۔

العبد: قریشی محمد صادق شبنم بقلم خود۔ محتسب نظارت امور عامہ انجمن احمدیہ قادیان ۵/۱۲/۳۶

گواہ شد: عبد اللطیف بقلم خود دفتر نظارت امور عامہ

گواہ شد: رمضان علی احمدی کارکن نظارت امور عامہ قادیان ۵/۱۲/۳۶۔

نمبر ۴۶۷۰

منکہ فضل احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۵ مئی ۱۹۱۲ء ساکن گورداسننگل۔ تحصیل وضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری حسب ذیل جائیداد ہے۔

۱۔ ایک قطعہ زمین ۱/۲ ۱۶ مرلے واقعہ محلہ دار السعت قادیان دار الامان قیمتی بشرح قریباً دو صد روپیہ۔

۲۔ ایک عدد مشین ڈرکوپ سیکنڈ ہینڈ برائے سلائی پارچات قیمتی مبلغ ۳۰ روپیہ۔

۳۔ نقد مبلغ یک صد روپیہ۔

اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی مبلغ تئیس ۲۳ روپیہ ہے جس پر میرا گذارہ ہے۔ اس جائیداد میں سے ۱/۲ ۱۶ مرلے زمین واقعہ محلہ دار السعت قیمتی دو صد روپیہ۔ اور ڈرکوپ مشین قیمتی ۳۰ روپیہ اپنی بیوی مسماۃ عائشہ بی بی کو بعوض حق مہر دے چکا ہوں۔ باقی مبلغ ایک صد روپیہ اور ۲۳ ماہوار آمد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی بعد منہائی قرضہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان مالک ہو گی۔ بشرطیکہ میں اس

جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ادا نہ کر چکا ہوں۔ دعا ہے کہ مولا کریم مجھے اس وصیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے۔

العبد: فضل احمد پٹواری بقلم خود حلقہ گورداسننگل ضلع گورداسپور۔ ۶/۱۲/۳۶

گواہ شد: خاکسار نذیر احمد رحمانی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول وارد گورداسننگل۔

گواہ شد: مختار احمد وارڈکیپر کیبرج اینڈ ویگن سٹورز ڈپو مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد: محمد سعید اللہ احمدی محرر لوکل انجمن احمدیہ قادیان وصیت نمبر ۴۱۰۱ وارد گورداسننگل۔

نمبر ۴۶۷۱

منکہ بشیر احمد ولد حافظ حکیم مشتاق احمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کیمل پور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ اس وقت ملازمت پر ہے۔ اور تنخواہ ۴۲/۱۵ روپے ۸ آنے ۲ ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ میں انشاء اللہ ماہ بماہ داخل دفتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز اس کے بعد اگر میری کوئی جائیداد یا میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو گی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد: بشیر احمد ولد حافظ حکیم مشتاق احمد کیملپوری۔ ملازم آر۔ آئی۔ این وائرلیس دیپارٹمنٹ بمبے ۱۔

گواہ شد: خاکسار نور خاں دفتر بیت المال قادیان

گواہ شد: ایچ۔ اے یوسف زئی۔

نمبر ۴۶۷۳

منکہ ملک عطاء اللہ خاں ولد ملک خدابخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن لاہور حال دہلی ڈاکخانہ دہلی تحصیل دہلی۔ ضلع دہلی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ساٹھ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد: ملک عطاء اللہ خاں ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا دہلی۔

گواہ شد: غلام حسین احمدی سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ دہلی۔

گواہ شد: خاکسار چوہدری نذیر احمد خاں وکیل سیکرٹری جماعت احمدیہ دہلی۔

نمبر ۴۶۵۹

منکہ غلام محمد ولد حافظ فقیر محمد صاحب قوم شیخ کاشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت جنوری ۱۹۳۲ء ساکن لودھیانہ۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل لدھیانہ۔ ضلع لودھیانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ ایک مکان واقعہ محلہ اقبال گنج شہر لدھیانہ میں ہے۔ جس کی قیمت تقریباً نوصد ۹۰۰ روپیہ ہو گی۔ اس میں سے ۱/۲ حصہ کی مالک میری والدہ ہے۔ اور ۱/۴ کی مالک میری ہمشیرہ ہے۔ باقی کا میں واحد مالک ہوں۔ نقد میرے پاس ۱۶۷ روپے ہیں میری ماہوار آمد ۱۷ روپے ۸ آنے ہے جس پر میرا گذارہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ ادا شدہ شمار ہو گا۔

العبد: غلام محمد مستری پٹرول فیروزپور شہر ۱۵/۱۱/۳۶

گواہ شد: بندہ محمد حسین سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ فیروزپور شہر۔

گواہ شد: محمد جمیل محاسب جماعت احمدیہ فیروزپور۔

نمبر ۴۲۹۴

منکہ کرم الدین ولد امام الدین قوم شیخ پیشہ ٹرک ماسٹر عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زمین سفید ۱/۲ ۵ کنال واقع محلہ دار السعت۔ دو کنال گیارہ مرلے و دو کنال اٹھارہ مرلہ نزدیک قاضی عبد الرحیم صاحب کے مکان کے۔ جسکی کل قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہواری آمد پر ہے جو کہ اس وقت دو سو روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہواری آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں داخل کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط

العبد: موصی کرم الدین ٹرک ماسٹر نمبر ۴ مال روڈ لاہور ۵/۱/۳۴

گواہ شد: ڈاکٹر غلام مصطفٰے سیکرٹری وصایا لاہور۔ ۵/۱/۳۴

گواہ شد: حشمت اللہ بقلم خود سرجن لاہور ۵/۱/۳۴